سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ

سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ ۶۹ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اٰيَاتُهَا ۵۲ رُكُوْعَاتُهَا ۲
سورہ الحاقہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی	شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے	باون آیتیں اور دو رکوع ہیں

اَلْحَآقَّةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْحَآقَّةُ ۚ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ؕ﴿۳﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿۴﴾ فَاَمَّا

وہ ثابت ہو چکنے والی کیا ہے وہ ثابت ہو چکنے والی ف۱ اور تو نے کیا سوچا کیا ہے وہ ثابت ہو چکنے والی ف۲ جھٹلایا ثمود اور عاد نے اُس کوٹ ڈالنے والی کو ف۳ سو وہ جو

ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ﴿۵﴾ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۙ﴿۶﴾ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ

ثمود تھے سو غارت کر دیے گئے اُچھال کر ف۴ اور وہ جو عاد تھے سو برباد ہوئے ٹھنڈی سناٹے کی ہوا سے نکلی جائے ہاتھوں سے ف۵ مقرر کر دیا اُس کو اُن پر

سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ

سات رات اور آٹھ دن تک لگاتار[1] پھر تو دیکھے کہ وہ لوگ اُس میں پچھڑ گئے گویا وہ ڈھنڈ[2] ہیں کھجور کے

خَاوِيَةٍ ۚ﴿۷﴾ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ﴿۸﴾ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ

کھوکھلے ف۶ پھر تو دیکھتا ہے کوئی اُن میں کا بچا ف۷ اور آیا فرعون اور جو اُس سے پہلے تھے اور اُلٹ جانیوالی بستیاں

بِالْخَاطِئَةِ ۚ﴿۹﴾ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿۱۰﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ

خطائیں کرتے ہوئے پھر حکم نہ مانا اپنے رب کے رسول کا پھر پکڑا اُن کو پکڑنا سخت ف۸ ہم نے جس وقت پانی اُبلا

حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۙ﴿۱۱﴾ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿۱۲﴾

لاد لیا تم کو چلتی کشتی میں تاکہ رکھیں اُسکو تمہاری یادگاری کے واسطے اور سینت[3] کر رکھے اُسکو کان سنیت کر رکھنے والا ف۹

(۱) قیامت کی گھڑی کیا ہے | یعنی وہ قیامت کی گھڑی جس کا آنا ازل سے علم الٰہی میں ثابت اور مقرر ہو چکا ہے۔ جبکہ حق باطل سے بالکل واشگاف طور پر بدون کسی طرح کے اشتباہ والتباس کے جُدا ہو جائیگا اور تمام حقائق اپنے پورے کمال وسبوغ کے ساتھ نمایاں ہونگی۔ اور اُس کے وجود میں جھگڑا کرنے والے سب اُس وقت مغلوب ومقہور ہو کر رہیں گے۔ جانتے ہو وہ کھڑی کیا چیز ہے؟ اور کس قسم کے احوال وکیفیات اپنے اندر رکھتی ہے۔

(۲) معذب قوموں کی ہلاکت میں کچھ نمونہ ہے | یعنی کوئی بڑے سے بڑا آدمی بھی کتنا ہی سوچے اور فکر کرے، اُس دن کے زہرہ گداز اور ہولناک مناظر کو پوری طرح ادراک نہیں کر سکتا ہاں تقریب الی الفہم کے لیے بطور تمثیل وتنظیر چند واقعات آگے بیان کیے جاتے ہیں جو دنیا میں اُس قیامتِ کبریٰ کا نشان دینے میں بالکل ہی حقیر اور ناتمام نمونہ کا کام دے سکتے ہیں گویا ان جھوٹے "حاقوں" کا ذکر اُس بڑے "حاقہ" کے بیان

[1] برابر [2] جڑیں۔ [3] یاد رکھے۔ [4] یاد۔

Al-Haqqah
Brought To You By www.e-iqra.info

کے لیے توطیہ وتمہید ہے۔

(۳) یعنی قوم "ثمود" و "عاد" نے اُس آنیوالی گھڑی کو جھٹلایا تھا جو تمام زمین، آسمان، چاند سورج، پہاڑوں اور انسانوں کو کوٹ کر رکھ دیگی اور سخت سے سخت مخلوق کو ریزہ ریزہ کر ڈالیگی۔ پھر دیکھ لو۔ دونوں کا انجام کیا ہوا۔

(۴) **بھونچال** یعنی سخت بھونچال سے۔ جو ایک نہایت ہی سخت آواز کے ساتھ آیا، سب تہہ وبالا کر دیے گئے۔

(۵) **آندھی** یعنی وہ ہوا اس قدر تیز وتند تھی جس پر کسی مخلوق کا قابو نہ چلتا تھا۔ حتیٰ کہ فرشتے جو ہوا کے انتظام پر مسلط ہیں اُن کے ہاتھوں سے نکلی جاتی تھی۔

(۶) **قوت کا دعویٰ کرنے والوں کا انجام** یعنی جو قوم لنگوٹ کس کر اکھاڑے میں یہ کہتی ہوئی اُتری تھی "من اشد منا قوۃً" (ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے) وہ ہماری ہوا کا مقابلہ نہ کر سکی۔ اور اس ایسے گرانڈیل پہلوان ہوا کے تھپیڑوں سے اس طرح پچھاڑ کھا کر گرے گویا کھجور کے کھوکھلے اور بے جان تنے ہیں جس کا سر اوپر سے کٹ گیا ہو۔

(۷) یعنی اُن قوموں کا بیج بھی باقی رہا؟ اس طرح صفحۂ ہستی سے نیست ونابود کر دی گئیں۔

(۸) **فرعون کے تکبّر کا انجام** یعنی "عاد" و "ثمود" کے بعد فرعون بہت بڑھ چڑھ کر باتیں کرتا ہوا آیا اور اُس سے پہلے کئی قومیں گناہ سمیٹتی ہوئی آئیں (مثلاً قوم نوح، قوم شعیب، اور قوم لوط، جن کی بستیاں اُلٹ دی گئی تھیں) ان سبھوں نے اپنے اپنے پیغمبر کی نافرمانی کی، اور خدا سے مقابلے باندھے۔ آخر سب کو خدا نے بڑی سخت پکڑ سے پکڑا، اُس کے آگے کسی کی کچھ بھی پیش نہ چلی۔

(۹) **حضرت نوحؑ پر ایمان لانے والوں پر اللہ کا فضل** یعنی نوحؑ کے زمانہ میں جب پانی کا طوفان آیا تو بظاہر اسباب تم انسانوں میں سے کوئی بھی نہ بچ سکتا تھا یہ ہماری قدرت وحکمت اور انعام واحسان تھا کہ سب منکروں کو غرق کر کے نوحؑ کو مع اُس کے ساتھیوں کے بچا لیا۔ بھلا ایسے عظیم الشان طوفان میں ایک کشتی کے سلامت رہنے کی کیا توقع ہو سکتی تھی۔ لیکن ہم نے اپنی قدرت وحکمت کا کرشمہ دکھلایا۔ تا لوگ رہتی دنیا تک اس واقعہ کو یاد رکھیں اور جو کان کوئی معقول بات سُن کر سمجھتے اور محفوظ رکھتے ہیں وہ کبھی نہ بھولیں کہ اللہ کا ہم پر ایک زمانہ میں یہ احسان ہوا ہے اور سمجھیں کہ جس طرح دنیا کے ہنگامۂ دار وگیر میں فرمانبرداروں کو نافرمان مجرموں سے علیحدہ رکھا جاتا ہے، یہ ہی حال قیامت کے ہولناک حاقّہ میں ہوگا۔ آگے اُسی کی طرف کلام منتقل کرتے ہیں۔

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ ﴿١٣﴾ وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً ﴿١٤﴾

پھر جب پھونکا جائے صور میں ایک بار پھونکنا اور اٹھائی جائے زمین اور پہاڑ پھر کوٹ دیے[1] جائیں ایک بار

فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١٥﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ ﴿١٦﴾ وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا

پھر اُس دن ہو پڑے وہ ہو پڑنے والی ف۱۰ اور پھٹ جائے آسمان پھر وہ اُس دن بکھر رہا ہے[2] اور فرشتے ہونگے اُس کے کناروں پر ف۱۱

وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ ﴿١٧﴾ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ مِنكُمْ خَافِيَةٌ ﴿١٨﴾

اور اٹھائینگے تخت تیرے رب کا اپنے اوپر اُس دن آٹھ شخص ف۱۲ اُس دن سامنے[3] کیے جاؤگے چھپی نہ رہیگی تمہاری کوئی چھپی بات ف۱۳

فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ ﴿١٩﴾

سو جس کو ملا اُس کا لکھا داہنے ہاتھ میں وہ کہتا ہے لیجیو پڑھیو میرا لکھا[4] ف۱۴

[1] ٹیک دیے جائیں ایک بار کی ٹیکنا۔ [2] بودا ہو رہا ہے۔ [3] حاضر [4] اعمالنامہ۔

Brought To You By www.e-iqra.info

(۱۰) نفخ صور | یعنی صور پھونکنے کے ساتھ زمین اور پہاڑ اپنے حیز کو چھوڑ دیں گے اور سب کو کوٹ پیٹ کر ایک دم ریزہ ریزہ کر دیا جائیگا۔ بس وہ ہی وقت ہے قیامت کے ہو پڑنے کا۔

(۱۱) آسمان پھٹ جائیگا | یعنی آج جو آسمان اس قدر مضبوط و محکم ہے کہ لاکھوں سال گزرنے پر بھی کہیں ذرا سا شگاف نہیں پڑا، اُس روز پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا۔ اور جس وقت درمیان سے پھٹنا شروع ہوگا تو فرشتے اُس کے کناروں پر چلے جائیں گے۔

(۱۲) حاملینِ عرش | اب عرش عظیم کو چار فرشتے اُٹھا رہے ہیں جن کی بزرگی اور کلانی کا علم اللہ ہی کو ہے۔ اُس دن اُن چار کے ساتھ چار اور لگینگے تفسیر عزیزی میں اس عدد کی حکمتوں اور اُن فرشتوں کے حقائق پر بہت دقیق و بسیط بحث کی ہے۔ جس کو شوق ہو وہاں دیکھ لے۔

(۱۳) اللہ کی عدالت میں پیشی | یعنی اُس دن اللہ کی عدالت میں حاضر کیے جاؤ گے اور کسی کی کوئی نیکی یا بدی مخفی نہ رہیگی۔ سب منظر عام پر آجائینگی

(۱۴) اعمال نامے | یعنی اُس دن جس کا اعمالنامہ داہنے ہاتھ میں دیا گیا جو ناجی و مقبول ہونے کی علامت ہے وہ خوشی کے مارے ہر کسی کو دکھاتا پھرتا ہے کہ لو آؤ! یہ میرا اعمالنامہ پڑھو۔

إِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ ﴿٢٠﴾ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٢١﴾ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿٢٢﴾

میں نے خیال رکھا اس بات کا کہ مجھ کو ملیگا میرا حساب ف۱۵ سو وہ ہیں من مانتے گزران میں اُونچے باغ میں

قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾ وَأَمَّا مَنْ

جسکے میوے جھکے پڑے ہیں ف۱۶ کھاؤ اور پیو رچ کر بدلا اُس کا جو آگے بھیج چکے ہو تم پہلے دنوں میں ف۱۷ اور جس کو ملا

أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ ﴿٢٥﴾ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾

اُس کا لکھا بائیں ہاتھ میں وہ کہتا ہے کیا اچھا ہوتا جو مجھ کو نہ ملتا میرا لکھا اور مجھ کو خبر نہ ہوتی کہ کیا ہے حساب میرا

يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾ مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ ﴿٢٩﴾ خُذُوهُ

کسی طرح وہی موت ختم کر جاتی کچھ کام نہ آیا مجھ کو میرا مال برباد ہوئی مجھ سے حکومت میری ف۱۸ اُسکو پکڑو پھر

فَغُلُّوهُ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ﴿٣١﴾

طوق ڈالو پھر آگ کے ڈھیر میں اس کو ڈالو[1]

(۱۵) ایمان کا انعام | یعنی میں نے دنیا میں خیال رکھا تھا کہ ایک دن ضرور میرا حساب کتاب ہونا ہے۔ اس خیال سے میں ڈرتا رہا اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہا آج اُس کا دل خوش کن نتیجہ دیکھ رہا ہوں کہ خدا کے فضل سے میرا حساب بالکل صاف ہے۔

(۱۶) جو کھڑے، بیٹھے، لیٹے، ہر حالت میں نہایت سہولت سے چُنے جا سکتے ہیں۔

(۱۷) اہل جنت کے عیش و آرام | یعنی دنیا میں تم نے اللہ کے واسطے اپنے نفس کی خواہشوں کو روکا تھا اور بھوک، پیاس وغیرہ کی تکلیفیں اُٹھائی تھیں، آج کوئی روک ٹوک نہیں خوب رچ رچ کر کھاؤ پیو، نہ طبیعت منغص ہوگی نہ بدہضمی نہ بیماری نہ زوال کا کھٹکا۔

(۱۸) کفار کے اعمال نامے اور اُنکی حسرت | یعنی بائیں ہاتھ کی طرف سے بائیں ہاتھ میں جس کا اعمالنامہ دیا جائیگا، سمجھ لیگا کہ کمبختی آئی، اُس وقت نہایت حسرت سے تمنا کرے گا کہ کاش میرے ہاتھ میں اعمالنامہ نہ دیا جاتا اور مجھے کچھ خبر نہ ہوتی کہ حساب و کتاب کیا چیز ہے کاش موت میرا قصہ ہمیشہ کے لیے

[1] لیجاؤ۔

Brought To You By www.e-iqra.info

تمام کر دیتی۔ مرنے کے بعد پھر اٹھنا نصیب نہ ہوتا۔ یا اُٹھا تھا تو اب موت آکر میرا قصہ کر لیتی۔ افسوس وہ مال و دولت اور جاہ و حکومت کچھ کام نہ آئی آج اُن میں سے کسی چیز کا پتہ نہیں۔ نہ میری کوئی حجت اور دلیل چلتی ہے نہ معذرت کی گنجائش ہے۔

ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ

پھر ایک زنجیر میں جس کا طول ستر گز ہے اُس کو جکڑ دو ف۱۹ وہ تھا کہ یقین نہ لاتا تھا اللہ پر جو

الْعَظِيْمِ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳۴﴾ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿۳۵﴾ وَّلَا

سب سے بڑا اور تاکید نہ کرتا تھا فقیر کے کھانے پر ف۲۰ سو کوئی نہیں آج اُس کا یہاں دوستدار ف۲۱ اور نہ

طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿۳۶﴾ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿۳۷﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَ ع ۱ ۳۷ ۵

کچھ ملے کھانا مگر زخموں کا دھوون کوئی نہ کھائے اُس کو مگر وہی گنہگار ف۲۲ سو قسم کھاتا ہوں اُن چیزوں کی جو دیکھتے ہو اور

مَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۴۰﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾

جو چیزیں کہ تم نہیں دیکھتے یہ کہا ہے ایک پیغام لانیوالی سردار کا ف۲۳ اور نہیں ہے یہ کہا کسی شاعر کا تم تھوڑا یقین کرتے ہو ف۲۴

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۳﴾

اور نہیں ہے کہا پریوں والے کا تم بہت کم دھیان کرتے ہو ف۲۵ یہ اُتارا ہوا ہے جہان کے رب کا ف۲۶

(۱۹) کافر کیلئے فرشتوں کو حکم | فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اسے پکڑو، طوق گلے میں ڈالو، پھر دوزخ کی آگ میں غوطہ دو، اور اُس زنجیر میں جس کا طول ستر گز ہے اس کو جکڑ دو، تا جلنے کی حالت میں ذرا بھی حرکت نہ کر سکے، کہ اِدھر اُدھر حرکت کرنے سے بھی جلنے والا قدرے تخفیف محسوس کیا کرتا ہے (تنبیہ) گز سے وہاں کا گز مراد ہے جس کی مقدار اللہ ہی جانے۔

(۲۰) کافر کی اس سزا کی وجہ | یعنی اس نے دنیا میں رہ کر نہ اللہ کو جانا نہ بندوں کے حقوق پہچانے۔ فقیر محتاج کی خود تو کیا خدمت کرتا دوسروں کو بھی اِدھر ترغیب نہ دی۔ پھر جب اللہ پر جس طرح چاہیے ایمان نہ لایا تو نجات کہاں؟ اور جب کوئی بھلائی کا چھوٹا بڑا کام بن نہ پڑا تو عذاب میں سے تخفیف کی بھی کوئی صورت نہیں۔

(۲۱) یعنی جب اللہ کو دوست نہ بنایا تو آج اس کا دوست کون بن سکتا ہے جو حمایت کر کے عذاب سے بچا دے یا مصیبت کے وقت کچھ تسلی کی بات کرے۔

(۲۲) دوزخ میں کافر کا کھانا | کھانے سے بھی انسان کو قوت پہنچتی ہے مگر دوزخیوں کو کوئی ایسا مرغوب کھانا نہ ملیگا جو راحت و قوت کا سبب ہو۔ ہاں دوزخیوں کے زخموں کی پیپ دی جائیگی جسے اُن گنہگاروں کے سوا کوئی نہیں کھا سکتا اور وہ بھی بھوک پیاس کی شدت میں غلطی سے یہ سمجھ کر کھائیں گے کہ اس سے کچھ کام چلیگا۔ بعد کو ظاہر ہوگا کہ اس کا کھانا بھوک کے عذاب سے بڑا عذاب ہے (اعاذنا اللہ منہ من سائر انواع العذاب فی الدنیا والآخرۃ)

(۲۳) یہ بیان سچا اور حق ہے | یعنی جو کچھ جنت دوزخ وغیرہ کا بیان ہوا، یہ کوئی شاعری نہیں نہ کاہنوں کی اٹکل پچو باتیں ہیں، بلکہ یہ قرآن ہے اللہ کا کلام، جس کو آسمان سے ایک بزرگ فرشتہ لے کر ایک بزرگ ترین پیغمبر پر اُترا۔ جو آسمان سے لایا وہ، اور جس نے زمین والوں کو پہنچایا، دونوں رسول کریم ہیں۔ ایک کا کریم ہونا تو تم آنکھوں سے دیکھتے ہو۔ اور دوسرے کی کرامت و بزرگی پہلے کریم کے بیان سے ثابت ہے۔

(تنبیہ) علم وحی کی فضیلت | عالم میں دو قسم کی چیزیں ہیں۔ ایک جن کو آدمی آنکھوں سے دیکھتا ہے، دوسری جو آنکھوں سے نظر نہیں آتی،

Brought To You By www.e-iqra.info

عقل وغیرہ کے ذریعہ سے اُن کے تسلیم کرنے پر مجبور ہے۔ مثلاً ہم کتنا ہی آنکھیں پھاڑ کر زمین کو دیکھیں، وہ چلتی ہوئی نظر نہ آئیگی۔ لیکن حکماء کے دلائل وبراہین سے عاجز ہو کر ہم اپنی آنکھ کو غلطی پر سمجھتے ہیں اور اپنی عقل کے یا دوسرے عقلاء کی عقل کے ذریعہ سے حواس کی ان غلطیوں کی تصحیح واصلاح کر لیتے ہیں لیکن مشکل یہ ہے کہ ہم میں سے کسی کی عقل بھی غلطیوں اور کوتاہیوں سے محفوظ نہیں۔ آخر اُس کی غلطیوں کی اصلاح اور کوتاہیوں کی تلافی کس سے ہو بس تمام عالم میں ایک وحی الٰہی کی قوت ہے جو خود غلطی سے محفوظ ومعصوم رہتے ہوئے تمام عقلی قوتوں کی اصلاح وتکمیل کر سکتی ہے جس طرح حواس جہاں پہنچ کر عاجز ہوتے ہیں وہاں عقل کام دیتی ہے، ایسے ہی جس میدان میں عقل مجرد کام نہیں دیتی یا ٹھوکریں کھاتی ہے اُس جگہ وحی الٰہی اس کی دستگیری کر کے اُن بلند حقائق سے روشناس کرتی ہے۔ شاید اسی لیے یہاں "ما تبصرون وما لا تبصرون" کی قسم کھائی یعنی جو حقائق جنت ودوزخ وغیرہ کی پہلی آیات میں بیان ہوئی ہیں، اگر دائرہ محسوسات سے بلند تر ہونے کی وجہ سے تمہاری سمجھ میں نہ آئیں تو اشیاء مبصرات وغیر مبصرات یا بالفاظ دیگر محسوسات وغیر محسوسات کی تقسیم سے سمجھ لو کہ یہ رسولِ کریم کا کلام ہے جو بذریعہ وحی الٰہی دائرہ حس وعقل سے بالاتر حقائق کی خبر دیتا ہے۔ جب ہم بہت سی غیر محسوس بلکہ مخالف حس چیزوں کو اپنی عقل یا دوسروں کی تقلید سے مان لیتے ہیں تو بعض بہت اُونچی چیزوں کو رسول کریم کے کہنے سے ماننے میں کیا اشکال ہے۔

(۲۴) قرآن شاعری نہیں ہے یعنی قرآن کے کلام اللہ ہونے کی نسبت کبھی کبھی یقین کی کچھ جھلک تمہارے دلوں میں آتی ہے، مگر بہت کم جو نجات کے لیے کافی نہیں۔ آخر اُس کو شاعری وغیرہ کہہ کر اُڑا دیتے ہو۔ کیا واقعی انصاف سے کہہ سکتے ہو کہ یہ کسی شاعر کا کلام ہو سکتا ہے اور شعر کی قسم سے ہے۔ شعر میں وزن وبحر وغیرہ ہونا لازم ہے۔ قرآن میں اس کا پتہ نہیں۔ شاعروں کا کلام اکثر بے اصل ہوتا ہے اور اُس کے اکثر مضامین محض وہمی اور خیالی ہوتے ہیں، حالانکہ قرآن کریم میں تمامتر حقائق ثابتہ اور اصول محکمہ کو قطعی دلیلوں اور یقینی حجتوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

(۲۵) یہ کاہن کا کلام بھی نہیں ہے یعنی پوری طرح دھیان کرو تو معلوم ہو جائے کہ یہ کسی کاہن کا کلام بھی نہیں۔ کاہن عرب میں وہ لوگ تھے جو بھوت پریت، جنوں اور چڑیلوں سے تعلق یا مناسبت رکھتے تھے۔ وہ ان کو غیب کی بعض جزئی باتیں ایک مقفیٰ ومسجع کلام کے ذریعہ سے بتلاتے تھے۔ لیکن جنوں کا کلام معجز نہیں ہوتا کہ ویسا دوسرا نہ کر سکے، بلکہ ایک جن کسی کاہن کو جو ایک بات سکھلاتا ہے دوسرا جن بھی ویسی بات دوسرے کاہنوں کو سکھلا سکتا ہے اور یہ کلام یعنی قرآن کریم ایسا معجزہ ہے کہ سب جن وانس مل کر بھی اُس کے مشابہ کلام نہیں بنا سکتے۔ دوسرے کاہنوں کے کلام میں محض قافیہ اور سجع کی رعایت کے لیے بہت الفاظ بھرتی کے بالکل بیکار اور بیفائدہ ہوتے ہیں، اور اس کلام معجز نظام میں ایک حرف یا ایک شوشہ بھی بیکار وبیفائدہ نہیں پھر کاہنوں کی باتیں چند مبہم جزئی اور معمولی خبروں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ لیکن علوم وحقائق پر مطلع ہونا اور ادیان وشرائع کے اصول وقوانین اور معاش ومعاد کے دستور وآئین کا معلوم کر لینا اور فرشتوں کے اور آسمانوں کے چھپے ہوئے بھیدوں پر سے آگاہی پانا اُن سے نہیں ہو سکتا۔ بخلاف قرآن کریم کے وہ ان ہی مضامین سے پُر ہے۔

(۲۶) اسی لیے سارے جہان کی تربیت کے اعلیٰ اور محکم ترین اُصول اس میں بیان ہوئے ہیں۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿۴۴﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿۴۶﴾

اور اگر یہ بنا لاتا ہم پر کوئی بات تو ہم پکڑ لیتے اس کا داہنا ہاتھ پھر کاٹ ڈالتے اُس کی گردن

فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ

پھر تم میں کوئی ایسا نہیں جو اُس سے بچا لے ع۲۷ اور یہ نصیحت ہے ڈرنے والوں کو اور ہم کو معلوم ہے کہ تم میں

مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحْ

بعضے جھٹلاتے ہیں اور وہ جو ہی پچھتاوا ہے منکروں پر ع۲۸ اور وہ جو ہے یقین کرنے کے قابل ہے اب بول پاکی

Brought To You By www.e-iqra.info

بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿۵۲﴾

اپنے رب کے نام کی جو ہے سب سے بڑا ف۲۹

(۲۷) نبی اللہ کے کلام میں خیانت نہیں کرسکتا حضرت شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ لکھتے ہیں "یعنی اگر جھوٹ بناتا اللہ پر تو اول اس کا دشمن اللہ ہوتا اور ہاتھ پکڑتا یہ دستور ہے گردن مارنے کا کہ جلاد اُس کا داہنا ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑ رکھتا ہے تا سرک نہ جائے۔" حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "تقول" کی ضمیر رسول کی طرف لوٹتی ہے یعنی اگر رسول بالفرض کوئی حرف اللہ کی طرف منسوب کردے یا اُس کے کلام میں اپنی طرف سے ملادے جو اللہ نے نہ کہا ہو تو اُسی وقت اُس پر یہ عذاب کیا جائے (العیاذ باللہ) کیونکہ اُس کی تصدیق اور سچائی آیات بینات اور دلائل و براہین کے ذریعہ سے ظاہر کی جاچکی ہے۔ اب اگر اس قسم کی بات پر فوراً عذاب اور سزا نہ کی جائے تو وحی الٰہی سے امن اُٹھ جائیگا اور ایسا التباس و اشتباہ پڑ جائیگا جس کی اصلاح ناممکن ہو جائیگی۔ جو حکمت تشریع کے منافی ہے۔

نبوّت کے جھوٹے دعوے کو اللہ چلنے نہیں دیتا بخلاف اُس شخص کے جس کا رسول ہونا آیات و براہین سے ثابت نہیں ہوا، بلکہ کھلے ہوئے قرائن و دلائل علانیہ اُس کی رسالت کی نفی کر چکے ہیں تو اُس کی بات بھی بیہودہ اور خرافات ہے کوئی عاقل اُس کو درخور اعتناء نہ سمجھیگا اور نہ بحمداللہ دینِ الٰہی میں کوئی التباس و اشتباہ واقع ہوگا۔ ہاں ایسے شخص کی معجزات وغیرہ سے تصدیق ہونا محال ہے۔ ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کو جھوٹا ثابت کرنے اور رسوا کرنے کے لیے ایسے امور بروئے کار لائے جو اُس کے دعوئے رسالت کے مخالف ہوں۔ اس کی مثال یوں سمجھو کہ جس طرح بادشاہ ایک شخص کو کسی منصب پر مامور کرکے اور سند و فرمان وغیرہ دے کر کسی طرف روانہ کرتے ہیں۔ اب اگر اُس شخص سے اس خدمت میں کچھ خیانت ہوئی یا بادشاہ پر کچھ جھوٹ باندھنا اُس سے ثابت ہوا تو اُسی وقت بلا توقف اس کا تدارک کرتے ہیں۔ لیکن اگر سڑک کوٹنے والا مزدور یا جھاڑو دینے والا بھنگی بکتا پھرے کہ گورنمنٹ کا میرے لیے یہ فرمان ہے یا میرے ذریعہ سے یہ احکام دیے گئے ہیں تو کون اُس کی بات پر کان دھرتا ہے اور کون اس کے دعووں سے تعرض کرتا ہے۔ بہرحال آیت ہذا میں حضور کی نبوت پر استدلال نہیں کیا گیا بلکہ یہ بتلایا گیا ہے کہ قرآن کریم خالص اللہ کا کلام ہے۔ جس میں ایک حرف یا ایک شوشہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی طرف سے شامل نہیں کرسکتے۔ اور نہ باوجود پیغمبر ہونے کے آپ کی یہ شان ہے کہ کوئی بات اللہ کی طرف منسوب کردیں جو اُس نے نہ کہی ہو۔ تورات سفر استثناء کے اٹھارویں باب میں بیسواں فقرہ یہ ہے۔ "لیکن وہ نبی ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اُسے حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے" خلاصہ یہ ہے کہ جو نبی ہوگا اس سے ایسا ممکن نہیں۔ فنظیر ہذہ الآیۃ قولہ تعالیٰ فی البقرۃ ولئن اتبعت اھواءھم بعد الذی جاءک من العلم مالک من اللہ من ولی ولا نصیر۔

(۲۸) یعنی خدا سے ڈرنے والے اس کلام کو سُن کر نصیحت حاصل کریں گے اور جن کے دل میں ڈر نہیں وہ جھٹلائینگے لیکن ایک وقت آنے والا ہے کہ یہ ہی کلام اور اُن کا یہ جھٹلانا سخت حسرت و پشیمانی کا موجب ہوگا۔ اُس وقت پچھتائینگے کہ افسوس کیوں ہم نے اس سچی بات کو جھٹلایا تھا جو آج یہ آفت دیکھنی پڑی۔

(۲۹) یعنی یہ کتاب تو ایسی چیز ہے جس پر یقین سے بھی بڑھ کر یقین رکھا جائے کیونکہ اُس کے مضامین سرتاپا سچ اور ہر طرح کے شک و شبہ سے بالاتر ہیں۔ لازم ہے کہ آدمی اُس پر ایمان لاکر اپنے رب کی تسبیح و تحمید میں مشغول ہو۔

تم سورۃ الحاقۃ وللہ الحمد

Brought To You By www.e-iqra.info